خطبہ نمبر 21

بدھ 28 مئی 2003ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 28 مئی 2003ء 25 ربیع الاول 1424 ہجری۔ 28 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 116

جب امانتیں ضائع ہو جائیں

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا:

جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا اس نے پوچھا امانت کیسے ضائع ہوگی۔ تو فرمایا

جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً)

اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر والی آیاتِ کی تشریح اور آئندہ کی پیش خبریوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تکریم اور عزت کا معیار ذاتیں نہیں بلکہ تقویٰ ہے

دنیا کی اصلاح اور انہیں ایک جھنڈے تلے جمع کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔ مئی 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 مئی 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت الخبیر والی آیات کی تشریح احادیث، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تفسیر خلفاء سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں فرمائی۔ اس کے بعد قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی آئندہ زمانے کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود کی پیش خبریوں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے سورۃ ھود کی آیت 2 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد اس کی تشریح فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیتیں اپنے اندر حکمت رکھتی ہیں اور اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی طرف لے جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بنی نوع انسان کا فائدہ مدنظر ہوتا ہے اس کے مطابق اس نے تعلیم دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ سورۃ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔ اس میں ذمہ داریوں کا ذکر ہے اور پوری امت، جو سامنے موجود تھی اور جو تا قیامت آنے والی تھی اس کی اصلاح اور تربیت کی ذمہ داری کا بوجھ تھا جس نے آپؐ کو بوڑھا کر دیا۔ آپؐ کا تقویٰ اللہ کو پسند آیا اور خدا نے وعدہ دیا کہ وہ اس امت میں اصلاح کیلئے لوگ مبعوث کرے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی فکر بھی کریں۔ نظام کی مدد روپیہ، قلم، وقت اور زبان سے کریں۔ اس طرح ہر احمدی غلبہ دین کی کوشش میں شامل ہو سکتا ہے۔ پوری دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری اور تمام لوگوں کو دین واحد پر اکٹھے کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ہے۔ اس کے لئے نیک نمونہ سب سے بڑی دعوت الی اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے معزز ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ گویا عظمت کا حقیقی باعث تقویٰ ہے۔ متقی کی یہ شان نہیں کہ وہ ذاتوں کے جھگڑوں میں پڑے۔ آنحضرتؐ نے اپنے عملی نمونہ سے اخوت کا رشتہ قائم کر کے قوموں کی تمیز کو اڑا دیا اور وحدت کی روح پھونک دی اور امتیاز تقویٰ کے معیار پر رکھا۔ بعض لوگ رشتہ طے ہونے کے بعد حسب نسب کے طعنے دیتے ہیں یہ رشتہ سے پہلے سوچنے کی باتیں ہیں اور انتہائی ظلم کی بات ہے اور خوف خدا کی کمی کے نتیجہ میں ذات برادری اور حسب نسب پر فخر پیدا ہوتا ہے۔

قرآن کریم کی پیشگوئیوں کے ذکر میں حضور انور نے سورۃ التکویر میں موجود بعض پیشگوئیاں بیان فرمائیں جن میں اونٹ کی سواری ترک ہونے کی خبر ہے اور ذرائع رسل و رسائل اور اشاعت کتب کی کثرت کی خبر دی گئی۔ بعض جدید سواریوں کی ایجاد کا تذکرہ بھی قرآن میں ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کی تباہی کی خبر بھی دی گئی۔ آنحضرتؐ نے اپنے صحابہؓ کی خوشحالی اور تجارت کے پھیلنے کی پیشگوئی بھی فرمائی۔

حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ اول کے ہاں لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی کی، سعد اللہ لدھیانوی کی موت کی خبر، کانگڑہ کے زلزلہ کی پیشگوئی اور بادشاہوں کے قبولیت احمدیت کی پیش خبری بھی دی جو اللہ کے فضل سے پوری ہوئیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دنیا میں زلازل اور آفتوں کی خبریں خدا نے مجھے دی ہیں یہ آفتیں اس لئے آئیں گی کہ بنی نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ پس تم خدا سے ڈرو اور توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

داخلہ جامعہ احمدیہ 2003ء

امیدواران داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں۔

درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش عمر اور مکمل پتہ درج کریں۔ واقفین نو حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کیلئے معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائیگا۔

شرائط برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے زائد نہ ہو۔
☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 18 سال سے زائد نہ ہو۔
☆ میٹرک کے امتحان میں کم از کم فرسٹ ڈویژن (B گریڈ) ہونا ضروری ہے۔
☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
☆ انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔
☆ میڈیکل رپورٹ کے مطابق صحت درجہ اول ہو۔ (میڈیکل چیک اپ انٹرویو میں کامیابی کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ یکم جون 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1984ء (3)

یکم مئی حضور نے جماعت کے نام پیغام تحریر فرمایا۔

3 مئی قریشی عبدالرحمان صاحب کو سکھر میں شہید کر دیا گیا۔

4 مئی حضور نے ہجرت کے بعد لندن میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور تمام دنیا کے احمدیوں کو "من انصاری الی اللہ" کی تحریک فرمائی۔

16 مئی انڈونیشیا میں لمبا عرصہ خدمت کرنے والے مربی سید شاہ محمد صاحب کی وفات۔

18 مئی حضور نے دو نئے یورپین مراکز کے لئے تحریک کا اعلان فرمایا۔ آغاز میں یہ تحریک صرف یورپ کی جماعتوں کے لئے تھی۔ 29 مئی کو حضور نے اسے عام کرنے کا اعلان فرمایا۔

20 مئی لجنہ اماءاللہ ٹرینیڈاڈ کا پہلا سالانہ اجتماع۔

27 مئی خدام الاحمدیہ ٹوکیو کا سائیکل سفر۔ کل 15 سائیکل سوار تھے۔

27 مئی تنزانیہ میں مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح ہوا۔

مئی نیویارک میں نئے مشن ہاؤس کی خرید نیز لاس اینجلس، شکاگو، ڈیٹرائٹ، واشنگٹن اور نیوجرسی میں مراکز احمدیت کے لئے عمارات کی خرید۔

مئی لائبیریا میں منرو دیا کی بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہوئی اور یکم رمضان کو افتتاح ہوا۔

2 جون لندن میں حضور رمضان المبارک میں ہفتہ میں ایک بار نماز عصر سے مغرب تک درس ارشاد فرماتے رہے۔ یہ درس انگریزی میں ہوتا تھا۔ ایم ٹی اے کے قیام کے بعد یہ درس اردو میں نشر ہونے لگا۔

2 جون رمضان میں درس قرآن کے لئے بیت مبارک ربوہ میں لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے مزید تین بیوت ناصر، اقبال، اقصیٰ میں نماز عصر کے بعد درس کا انتظام کیا گیا۔

8 جون قریباً ایک ماہ کے تعطل کے بعد احمدی خواتین نے بیت اقصیٰ میں نماز جمعہ ادا کی۔ آواز پہنچانے کے لئے 3 احباب کو مقرر کیا گیا جو ہر جملہ بآواز بلند آگے پہنچاتے تھے۔ آئندہ کئی جمعوں میں یہ اہتمام جاری رہا۔

12 جون اینٹی احمدیہ آرڈیننس کے خلاف دو احمدیوں کی درخواستیں لاہور ہائی کورٹ نے نمٹا دیں کہ ان کی سماعت کا اختیار ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں۔

13 جون گورنر آندھرا پردیش بھارت کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

15,14 جون آندھرا بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

16 جون ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کی فیصل آباد میں شہادت۔

جون زائر میں صدیق احمد صاحب منور نے باقاعدہ مشن قائم کیا۔

25 جون صدر صاحب عمومی حکیم خورشید احمد صاحب، ناظر امور عامہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور 4 دوسرے احمدیوں کو ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار کر لیا گیا۔ 3 ستمبر کو لاہور ہائی کورٹ نے ان کی ضمانت منظور کر لی۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر (77)

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

انداز بیان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ (ملفوظات جلد اول ص 281)

پیغام صداقت پہنچانے کا حق ادا کر دیا

محمد عبدالحق صاحب ایک آسٹریلین نومسلم تھے۔ وہ آسٹریلیا سے لنڈن گئے اور سفیر روم سے اسلامی علوم سے واقفیت حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ سفیر روم نے انہیں مصر کے دارالحکومت قاہرہ جانے کا مشورہ دیا مگر انگلستان کے ایک نومسلم لارڈ ہیڈلے نے ان کو صلاح دی کہ ان کا مدعا بمبئی میں حاصل ہو گا۔ چنانچہ وہ ہندوستان کے سفر پر بذریعہ جہاز روانہ ہوئے رستہ میں انہیں رویا میں بتلایا گیا کہ تمہارا گوہر مقصود ان پہاڑوں کی طرف ملے گا جو کہ ہندوستان میں کابل اور کشمیر کی طرف ہیں۔ اس الٰہی اشارے کے تحت انہوں نے پنجاب کی طرف رخ کیا۔ لاہور پہنچے اور اس جستجو میں پھرنے لگے کہ کسی ایسے راستباز سے ملاقات ہو اور دین کے تمام خدوخال کا نقشہ اس میں موجود ہو تا اس کی حقیقی صحبت کی برکت سے وہ خود بھی ایک برگزیدہ بن جائیں اور دین حق کی طرف سے ایک نشان اور حجت بن کر اپنے آپ کو مشرقی و مغربی دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔ لاہور میں میاں معراج الدین صاحب عمر اور حکیم نور محمد صاحب احمدی کو ان کا پتہ چلا تو انہیں اپنے ساتھ قادیان چلنے کی تحریک کی جس پر وہ 22/ اکتوبر 1903ء کو قادیان گئے جہاں ان کا بڑے تپاک سے استقبال کیا گیا۔ عبدالحق صاحب نے قادیان میں دو دن قیام کیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کے معارف سے محظوظ ہوئے اور حضرت مسیح موعود سے بھی ملاقات کی۔ دوران ملاقات اس بات کا اظہار کیا کہ یہاں آ کر مجھے معلوم ہوا کہ جن لوگوں کی عرصہ سے مجھے تلاش تھی وہ قادیان ہی کے لوگ ہیں۔ رنگون میں میں نے آپ کے حالات سنے اور چند تصانیف بھی دیکھی تھیں مگر مجھے آپ کا پتہ معلوم نہ ہوا۔ اور یہ امید نہ تھی کہ اس قدر جلد زیارت میسر آ جائے گی۔ مسٹر عبدالحق صاحب نے یہ بھی عرض کی کہ قرآن مجید کا ایک ترجمہ شائع کیا جائے یورپین لوگوں کو بہت ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میرا خود بھی یہ ارادہ ہے کہ ایک ترجمہ قرآن شریف کا ہمارے سلسلہ کی طرف سے شائع ہو۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے سامنے اپنی اس دیرینہ آرزو کا بھی اظہار فرمایا کہ "یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے۔ لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری امور سیکھ لیوے جن سے اہل دین پر سے ایک ایک داغ دور ہو سکتا ہے اور وہ تمام قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کر سکتا ہے۔"

عبدالحق صاحب نے معذرت کی اور کہا کہ میں کل یہاں سے رخصت ہوں گا اور ایک ضروری دورہ پر روانہ ہوں گا۔ اس دورہ کے بعد دیکھوں گا کہ مجھے کونسی راہ اختیار کرنی چاہئے۔ چنانچہ وہ اگلے روز 24/ اکتوبر 1903ء کو واپس چلے گئے پھر معلوم نہیں کہ کیا ہوئے بہرحال حضور نے ان تک پیغام صداقت پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص 339)

عقیدت مند

علی گڑھ میں ایک بزرگ سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار رہتے تھے۔ جنہیں زمانہ "براہین احمدیہ" سے حضرت اقدس کے ساتھ عقیدت تھی۔ وہ کئی مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں علی گڑھ میں تشریف لانے کی درخواست کر چکے تھے۔ جسے حضور نے قبول فرمایا۔ اور آپ اپریل 1889ء میں لدھیانہ سے علی گڑھ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضور کے ہمراہ آپ کے خدام میں سے حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری۔ میر عباس علی صاحب اور حافظ حامد علی صاحب تھے حضرت اقدس سید محمد تفضل حسین صاحب تحصیلدار کے ہاں ٹھہرے جو ان دنوں دفتر ضلع میں سپرنٹنڈنٹ تھے آپ نے 7/ اپریل 1889ء کو بیعت کی۔ 313 رفقاء کبار میں آپ کا نام ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 376)

نیکی کے حصول کے لئے اور بدی سے رکنے کے لئے ایک جدوجہد کی ضرورت ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر اتم تھے

(آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود اور روایات رفقاء کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کا بیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2003ء بمقام بیت الفضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْقوی سے متعلق خطبہ ہوگا۔

(۔) (سورۃ الحدید:62)

ہم نے یقیناً اپنے رسول کھلے کھلے نشانوں کے ساتھ بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری اور عدل کا ترازو بھی تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہ سکیں۔ اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت لڑائی کا سامان اور انسانوں کے لئے بہت سے فوائد ہیں۔ تا کہ اللہ اسے جان لے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں بھی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔(۔)

اب میں قوی کے متعلق مختصر لغوی بحث کرتا ہوں:۔

قوت ذاتی، سیاسی، حرفتی، صنعتی، اور فوجی کسی بھی قسم کی ہوسکتی ہے۔ ملکی قوت، فوجی قوت، ہوا اور موجوں کی قوت۔ جو قوتیں ہمارے اندر کام کر رہی ہیں ان کو مَقْدَرَةٌ نَفْسِيَّة کہتے ہیں۔

حَصَلَ عَلَى الشَّيْءِ بِالْقُوَّةِ کا مطلب ہے کہ اس نے کوئی چیز زور اور زبردستی سے حاصل کی اور رَجُلٌ قَوِيٌّ ایسے شخص کو کہتے ہیں جو تجربات کا سامنا کرنے کی قوت رکھتا ہو یا ثابت قدمی اس کا خاصہ ہو اور قوی پکے ارادے کے مالک کو بھی کہتے ہیں۔

(المنجد فی اللغة العربية المعاصرة)

ایک اس میں آیا تھا مَقْدَرَة نَفْسِيَّة اس کا مطلب عام لوگوں کو سمجھ نہیں آئے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر صلاحیت ہے، قدرت ہے۔ خواہ وہ کام کرے یا نہ کرے مگر اس کے اندر صلاحیت موجود ہے۔

''لسان العرب'' میں ہے:

قوت ضعف کا متضاد ہے اور اس کی جمع قویٰ آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ) اے یحییٰ! کتاب کو اپنی پوری کوشش اور خدا کی مدد کے ساتھ پکڑ ..... قوت غلبہ کے معنے میں بھی آتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ مَیں نے اس سے زور آزمائی کی اور اس پر غالب آ گیا۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ "القوی الشدید" وہ ذات ہے جسے اپنے کام کی وجہ سے کوئی مشقت درپیش نہ ہو۔ (لسان العرب)

حضرت امام راغب کے نزدیک لفظ قوۃ کبھی تو طاقت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ﴾ اور کبھی کسی چیز کے اندر موجود استعدادوں کو کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ گٹھلی اپنی قوت کے لحاظ سے کھجور کا درخت ہی ہے کیونکہ وہ کھجور کا درخت بن سکتی ہے۔

قوت کا لفظ کبھی بدنی اور کبھی دلی اور کبھی خارجی اور کبھی الٰہی طاقت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے..... اور خدا تعالیٰ کے قول ﴿ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ سے مراد وہ قوتیں ہیں جو خدا کو حاصل ہیں اور جو وہ اپنی مخلوق کو عطا کرتا ہے اس نے اپنے کلام ﴿وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً﴾ میں ضمانت دی ہے کہ وہ تم میں سے ہر ایک کو جس قدر وہ مستحق ہے مختلف قوتیں عطا کرے گا..... قوت کے لفظ کو استعداد کے معنوں میں سب سے زیادہ فلاسفر استعمال کرتے ہیں اور اس کو دو طرح سے لیتے ہیں۔ ایک یہ کہ استعداد تھی لیکن استعمال نہیں ہوئی۔ مثلاً کہتے ہیں فُلَانٌ كَاتِبٌ بِالْقُوَّةِ کہ وہ کاتب ہے قوت کے لحاظ سے۔ اس میں اچھی کتابت کی صلاحیت موجود ہے خواہ وہ کاتب ہو یا نہ ہو۔

(المفردات، زیر کلمة قوی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ قوی اور بہادر تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ بہادر، قوی، معزز، سخی اور نورانی وجود کسی کو نہیں دیکھا۔ (ابن سعد۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۳۷۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت اور بہادر تھے ایک رات اہلِ مدینہ نے شور سنا اور خوف محسوس کیا کہ یہ آواز کس طرف نکلی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پتہ چلا تو سب سے پہلے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور اکیلے ہی اس طرف روانہ ہوئے جس طرف شور تھا۔ بالآخر آپؐ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں دیکھ آیا ہوں خطرے کی کوئی بات نہیں۔ اور گھوڑے کو جو بہت تیز رفتار تھا آپؐ نے بحر قرار دیا۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسیر)

ابن ہشام میں یہ روایت ہے کہ حضرت ابوطالب کے پاس بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ دیکھو اس نے جو نبی کہلاتا ہے ہمارے بتوں کو بہت گالیاں دی ہیں۔ جو بت ہمیں بہت پسند ہیں، ہم ان کی زیادہ بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے۔ اب تک ہم تیری وجہ سے رکے ہوئے تھے، تو اب باز آ جا اور اس سے اپنی حمایت اٹھا لے، پھر ہم دیکھیں گے کہ اس کا کیا ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابوطالب گھبرائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یاد فرمایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم استقامت کا پہاڑ بن کر سامنے کھڑے ہو گئے اور فرمایا دیکھو! ابوطالب اگر **میری حمایت آپ مجھ سے واپس لینا چاہتے ہیں تو بے شک واپس لے لیں، میرا اللہ تعالیٰ پر توکل ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر یہ سورج کو میرے دائیں ہاتھ اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی لا کے کھڑا کر دیں تب بھی میں اپنے ارادے اور اس کام سے باز نہیں آؤں گا جو پیغام میں دیتا ہوں۔** ابوطالب پر اس کا بہت اثر ہوا اور کہا بھتیجے! جو چاہتا ہے کر میں تیرے ساتھ ہوں، قریش مکہ یہ بات سن کر چلے گئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں، آپ کے الفاظ یہ تھے:۔اے چچا! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو پھر بھی میں اپنے اس کام سے باز نہیں آسکتا حتیٰ کہ یہ (امر) غالب آجائے یا مَیں اس راہ میں مار دیا جاؤں۔

یہ کہتے ہوئے رسول کریم ﷺ آبدیدہ ہوگئے اور اٹھ کر جانے لگے تو حضرت ابوطالب نے آواز دے کر کہا: اے میرے بھتیجے! جا اور جو چاہے کہتا رہ۔ خدا کی قسم! میں ہمیشہ تیری مدد کرتا رہوں گا اور میں آج کے بعد تم سے کچھ طلب نہیں کرونگا۔

(سیرۃ نبویۃ لابن ہشام رجوع الوفد الی ابی طالب مرۃ ثانیہ صفحہ 121)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نجران کا وفد آیا تو انہوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ آپ ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیجیں جسے ہم جزیہ دے دیا کریں۔تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں تمہارے ساتھ ایک قوی اور امین شخص کو بھیجوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں شدید خواہش ہوئی کہ کاش میں وہ قوی اور امین ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ابوعبیدہ کو منتخب فرمالیا اور کہا اٹھو اور ان کے ساتھ جاؤ۔ (تاریخ مدینۃ دمشق ، لابن عساکر)

خالد بن ابی عمران روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شاید ہی کبھی کسی مجلس سے اُٹھے ہوں گے کہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ کے لئے ان الفاظ میں دعا نہ کی ہو: اے میرے اللہ! تُو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو)۔اور ایسے شخص کو ہم پر مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے۔ وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے اور تاریکی کو دُور کرتا ہے اور اُس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذّت آتی ہے۔ کاش اگر مَیں قادر ہوسکتا تو مَیں اس کو بیان کرتا مگر روحانی لذتیں ہوں خواہ جسمانی، اُن کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھلانا انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے اور اس کی ملاحتِ حسن سے لذت اٹھاتا ہے مگر وہ بیان نہیں کرسکتا کہ وہ لذت کیا چیز ہے۔ اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علّت العلل ہے جیسا کہ اس کا دیدار اعلیٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے ایسا ہی اُس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے...... خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے خود یقین دلا دیتا ہے کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں اور ہرگز مُردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا بلکہ اُس کے اندر ایک جان ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے اور اُس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک لذّت ہوتی ہے اور اُس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلّی ہوتی ہے۔'' (نزول المسیح)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ مَیں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کردوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ مَیں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اَے نادان! کیا تُو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کرسکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہوسکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہوسکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور اُن کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے اور بداندیشوں کے حملے راستبازوں پر قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ مجھ سے پہلے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بھی یہی ارادہ کیا تھا کہ ناحق مجرم ٹھہرا کر سولی دلا دیں مگر خدا کی قدرت دیکھو کہ کس طرح اُس نے اپنے اُس مقبول کو بچالیا۔''

(کتاب البریّہ. روحانی خزائن. جلد 13.صفحہ 91)

اب میں قرآن کریم کی آیات پڑھتا ہوں:(۔)(سورۃ الواقعہ:76و77)

پس مَیں ضرور ستاروں کے جھرمٹوں کو گواہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اور یقیناً یہ ایک بہت بڑی گواہی ہے۔ کاش تم جانتے۔

یہ جو قرآن کریم کا معجزہ ہے کہ مَوَاقِعُ النُّجُوم کو ایک بہت بڑی گواہی قرار دیا ہے حالانکہ دور سے ستارے بہت چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مَوَاقِعُ النّجُوم بہت بڑی چیز ہے۔ آج میں نے آپ کے لئے مَوَاقِعُ النّجُوم سے متعلق بعض معلومات اکٹھی کی ہیں۔ وہ نسبتاً مختصر بیان کروں گا کیونکہ عام لوگوں کو اس کی سمجھ نہیں آئے گی۔ مگر مَوَاقِعُ النّجُوم فی الحقیقت بہت بڑی چیز ہے۔

سائنس نے نئے نئے انکشافات کئے ہیں ان کے ذریعہ پردہ اُٹھایا گیا ہے تو پتہ چلا ہے کہ مَوَاقِعُ النّجُوم کتنی عظیم الشان چیز ہے۔ غالب نے بھی خوب کہا ہے:۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

کائنات میں اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کے مظاہر ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قوّت کا ایک مظہر تو سورج ہے۔ سورج کی توانائی سے ہر چیز قوت اور طاقت پکڑ رہی ہے۔ لوگوں کو اس کا اندازہ نہیں کہ سورج کی توانائی سے سبزہ بنتا ہے، سورج کی توانائی سے اس کو جہاں گائیں، بھینسیں کھاتی ہیں، جانور کھاتے ہیں، پھر ان کا گوشت کھاتے ہیں شیر وغیرہ اور پھر انسان اور ساری طاقت ان کو سورج سے ملتی ہے۔ تو سمجھ نہیں سکتے کہ جس چیز پر وہ آجکل بیٹھ کے آئے ہیں، کاروں پر، وہ دراصل سورج کی توانائی کا کرشمہ ہے۔ ایک زمانہ تھا جس میں ڈائنا سارز کی حکومت تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

کہ کوئی ایک بھی چیز ایسی نہیں جس کے ہمارے پاس خزائن نہ ہوں۔ ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک ٹھیک اندازے کے مطابق۔ اب ڈائنا سارز کو لوگ نہیں جانتے ایک زمانہ تھا جبکہ ڈائنا سارز کی حکومت ہوتی تھی اور وہ ہر سبزہ کھا جاتے تھے، کچھ نہیں چھوڑتے تھے اس میں سے باقی۔ یہاں تک کہ آسمان سے ایک بہت بڑا Meteor سمندر میں گرا اور اس کی ہوا جو اڑی ہے اس نے سایہ کر دیا ساری زمین پہ اور تمام سبزیاں ختم ہوگئیں۔ یہاں تک کہ ڈائنا سارز بھی مر گئے اور ان کا کچھ باقی نہیں رہا۔ پھر وہی ڈائنا سارز ہیں جو زلزلوں کی وجہ سے سمندر کے کنارے دفن ہوئے اور وہ سمندر کے کنارے دفن ہونے کی وجہ سے، دباؤ کی وجہ سے رفتہ رفتہ تیل میں تبدیل ہو گئے اور وہی تیل ہے جو آج ہمارے چلنے پھرنے کا موجب بن رہا ہے۔ اب بہت سے لوگ جو کاروں میں بیٹھ کے آئے ہیں یا بسوں میں آئے ہیں ان کو علم نہیں انہوں نے ڈائنا سار کی سواری کی ہے، وہ ڈائنا سار پر چڑھے ہوئے تھے۔

اب خدا تعالیٰ کی قدرت کا اندازہ کریں کہ سبزہ بنتا ہے، جانور نشو ونما پاتے ہیں، تیل بنتا ہے تیل سے راکٹ، جہاز، گاڑیاں اور بیشمار قسم کی دوسری مشینیں چلتی ہیں ۔سورج ایسا ستارہ ہے جس

کے گرد زمین اور نظام شمسی کے دیگر سیارے گھومتے ہیں اور یہ اس نظام شمسی کا مرکز ہے۔ سورج بے پناہ توانائی کا خزانہ ہے جس کا ایک حصہ جو زندگی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے روشنی اور حرارت کی صورت میں زمین کو پہنچتا ہے۔

اب میں مختصر کر دیتا ہوں۔ سورج چمکنے والی گیسوں سے مرکّب ہے۔ اس کا محیط تیرہ لاکھ بانوے ہزار کلو میٹر ہے۔ اس کی کمیت بہت وسیع ہے یہاں تک کہ اس کا Mass زمین سے تین لاکھ تیس ہزار گنا زیادہ ہے۔ سورج میں توانائی Neuclear Fusion کے ذریعے پیدا ہوتی ہے۔ یہ Erg سے اس کی توانائی ناپی جاتی ہے۔ ایک Erg ایک گرام مادے کی دگنی حرکی توانائی کے برابر ہے جو ایک مربع سینٹی میٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہو۔

عموی طور پر سورج سے زمین کی سطح کے ایک مربع سنٹی میٹر پر ایک سیکنڈ میں جو توانائی سورج کی عمودی شعاعوں سے پہنچتی ہے وہ تیرہ لاکھ پچاسی ہزار ارگ (Erg) ہوتی ہے۔ عام زبان میں اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ زمین کی سطح پر شمسی توانائی چھیالیس لاکھ نوے ہزار ہارس پاور فی مربع میل کے حساب سے پہنچتی ہے۔ ایک مربع میٹر کا ٹکڑا سورج سے ایک وقت میں سوا دو ہارس پاور توانائی حاصل کرتا ہے۔

اس کا ایک جائزہ یوں بھی لیا جا سکتا ہے کہ سورج کی جو توانائی زمین پر ایک دن میں پہنچتی ہے اس کی کل مقدار پوری دنیا میں استعمال ہونے والی Electric Power سے دو لاکھ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ایک دن میں سورج سے جو توانائی زمین پر پہنچتی ہے۔ باقی چھوڑ دیتے ہیں۔ زمین سے فاصلہ کتنا ہے۔ نو کروڑ انتیس لاکھ ستاون ہزار میل یہ عام طور پر مشہور ہے۔ یہ زمین سے سورج کا فاصلہ ہے۔

اب میں ایک اور بہت بڑے طاقتور ستارے کا ذکر کرتا ہوں۔ ایسے ستارے جن کو میگنا ٹار کہتے ہیں۔ وہ ستارے ایک سیکنڈ کے بارہویں حصہ میں اتنی توانائی نکالتے ہیں جو سورج دس ہزار سال میں نکالتا ہے۔ اب دیکھئے سورج کی توانائی کتنی عظیم الشان ہے اس وقت ہم سب نے سورج کی توانائی سے زندگی حاصل کی ہے۔ ساری زمین کا کارخانہ اسی سے ہی جاری ہے۔ اور اس کے باوجود سورج کی توانائی، اس سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ ایک سیکنڈ کے بارہویں حصے میں بعض ستارے اتنی توانائی نکالتے ہیں کہ سورج دس ہزار سال میں بھی نہیں نکال سکتا۔

سورج کی قسم کے اجسام جو خود روشن ہوں ستارے کہلاتے ہیں۔ ان کی مختلف اقسام ہیں۔ ان میں بعض سورج سے کئی لاکھ گنا بڑے اور بعض چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض کی روشنی سورج سے لاکھوں گنا زیادہ اور درجۂ حرارت بھی کئی لاکھ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن زمین سے ان کا فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمیں محض ان کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی نظر آتی ہے۔

ڈنمارک کے مشہور ماہر فلکیات نے امریکی سائنسدانوں کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے اور ستاروں کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس کی تقسیم کے مطابق ستاروں میں بعض کو Giant اور بعض کو Super Giant اور بعض کو Dwarf کہا گیا ہے۔

Giant بہت بڑا Super Giant بہت ہی بڑا اور Dwarf بونا۔ اس تقسیم کی رو سے ستاروں کے بڑے یا چھوٹے ہونے کا پیمانہ طے ہوتا ہے۔ ایک ستارہ جو Super Giant قسم کا ستارہ ہے اس کے ڈایا میٹر کا اندازہ چار سو بیس ملین کلو میٹر لگایا گیا ہے اور اسے Super Giant Antares کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ سورج سے تین ہزار چار سو گنا زیادہ روشن ہے۔ اچھا یہ بات تو آپ کو اب میں بتا چکا ہوں کہ Photosynthesis کے ذریعے سورج کی روشنی سے تمام سبزہ پیدا ہوتا ہے اور اسی سبزہ کو ہم کھاتے ہیں اور جانور بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان جانوروں کو پھر ہم کھاتے ہیں اور دوسرے جاندار کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

''جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ چیز نہیں ہیں۔ یہ اسی کی طاقت زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے۔ وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے۔ جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں خوہ واخل ہو کر اُن کو منور کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔ وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے۔ اُسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ اُسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے۔ یہ اُسی کی طاقت (ہے) کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے۔ مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں، بلکہ مخلوق۔ مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔'' (نسیم دعوت۔ صفحہ 58، 59)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی صفتِ قوی کے مظہر اتم تھے۔ آپ روحانی دنیا کے لئے مثلِ آفتاب تھے۔ اسی لئے آپ کو سراج منیر کہا گیا ہے۔ سراج سے مراد سورج ہے۔ آپ کی قوت سے ہی آپ کے صحابہ اور ان کے بعد آنے والے اولیاء قوت پا رہے ہیں۔ جس طرح سورج کے گرد ستارے ہیں اسی طرح آپ کے صحابہ ہیں جو ستاروں کی طرح آپ کے گرد گھوم رہے ہیں اور آپ کی طاقت سے ہدایت پا رہے ہیں اور آگے ان کی طاقت سے دنیا ہدایت پا رہی ہے۔ اسی معنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔

حضرت عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی: اے محمدؐ! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نُور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی، میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جن کی بھی تم نے پیروی کی ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب المناقب۔ مناقب الصحابہ۔ صفحہ 545)

حضرت اُسید بن صفوان بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو آہ و بکا سے سارا مدینہ ہل گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے آئے اور (حضرت ابوبکر کو مخاطب کر کے) کہا..... آپ نے خدا کے دین کو ایسے (احسن رنگ میں) قائم کیا کہ آپ سے پہلے کسی نبی کا خلیفہ اسے قائم نہ کر سکا اور آپ نے اس وقت ہمت سے کام لیا جب آپ کے اصحاب کمزور پڑ گئے اور آپ اس وقت مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے جب وہ کشمکش کا شکار ہو گئے۔ آپ ایسے پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ہلا سکیں اور نہ ہی سیلاب اسے اپنی جگہ سے ہٹا سکے ...اور بالکل رسول کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق تھے کہ بدنی طور پر کمزور مگر خدا کے معاملے میں قوی...کمزور آپ کے نزدیک طاقتور اور غالب تھا جب تک کہ آپ اس کا حق نہ دلا دیں اور طاقتور آپ کے نزدیک کمزور تھا جب تک کہ آپ اس سے (کمزور کا) حق لے نہ لیں۔ آپ کی بات محکم اور حتمی تھی اور آپ کا ہر حکم عزم پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ نے اسلام کو مضبوط کیا اور خدا کی قسم! آپ اسے بہت آگے لے گئے۔ آپ نے اپنے بعد میں آنے والے (خلیفہ) کو تھکا دیا ہے اور آپ نے خیر کے ساتھ بہت بڑی کامیابی حاصل کی۔ خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے بعد اب مسلمانوں کو آپ کی مانند کوئی شخص نہیں ملے گا۔ آپ مسلمانوں کے لئے جائے پناہ اور قلعہ تھے اور اُن کے ہمدرد تھے۔ (کنز العمال۔ باب وفاۃ (اَبی بکرؓ) جلد 12۔ صفحہ 543)

حضرت مسیح موعود بھی اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کے مظہر تھے۔ آپ کے قوی ہونے کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ **سخت سے سخت دشمن کی گالیوں اور ایذا رسانیوں کے مقابل پر**

ہمیشہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے تھے اور اگر آپ کے کسی خادم نے جواب دینا چاہا تو آپ اس کو سختی سے روک دیتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **طاقتور وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے، اصل طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔**

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب)

اب حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ:۔

13رفروری 1903ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے۔ بقول اُن کے وہ بغدادی الاصل تھے اور عرصے سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چند احباب نے ان کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بغرض دریافت حال بھیجا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود سے کچھ سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے بیان میں شوخی، استہزاء اور بے باکی تھی۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی کچھ بھی پروا نہ کی اور ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ سلسلہ کلام میں ایک موقعہ پر انہوں نے سوال کیا عربی میں آپ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ہاں۔ اس پر نو وارد نے بڑی شوخی سے مذاق کے رنگ میں کہا کہ بے ادبی معاف۔ آپ تو قاف بھی صحیح ادا نہیں کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود یہ سن کر کہنے لگے کہ دیکھو بھئی میں لکھنوی تو نہیں ہوں میں تو پنجابی ہوں اور میں پنجابی لہجہ میں قاف کو ادا کرتا ہوں۔ حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہید مرحوم سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ اس کی طرف لپکے کہ یہ حضرت اقدس کی گستاخی کر رہا ہے۔ سلسلہ کلام بڑھ گیا، اتنا کہ قریب تھا کہ دونوں باہم گتھم گتھا ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے مخلص اور جانثار غیور فدائی کو روک دیا اس پر نو وارد صاحب نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا کہ استہزا اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔ حضرت اقدس نے اس پر فرمایا کہ ہم تو ناراض نہیں۔ یہاں تو خاکساری ہے۔ اور جب اس نے قاف ادا نہ کرنے پر حملہ کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا: میں لکھنؤ کا رہنے والا نہیں ہوں۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 451و452)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں کہ:۔

''ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا'' یعنی زمانہ کے بڑے گرم و سرد دیکھے ہوئے ہیں،'' ہماری (بیت الذکر) میں آیا اور حضرت سے آپ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے کلام کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا: آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار بہت سے دیکھے ہیں اور میں تو ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں''۔

غرض ایسے ہی بیباکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا، بڑے سکون سے سنا کئے اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا۔ کسی کا کلام کیسا ہی بے ہودہ اور بے موقعہ ہو اور کسی کا کوئی مضمون، نظم میں یا نثر میں کیسا ہی بے ربط ہو، مگر حضرت مسیح موعود نے ہمیشہ صبر اور توکل سے کام لیا۔ (سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب۔ صفحہ ۴۴)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضور سے بحث کرنے لگا۔ پھر حضور نے اسے جواب دینا شروع کیا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ابتدائی زمانہ کا یہ واقعہ ہے۔ آپ نے جب اس کو سمجھایا اور خاموش رہا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ چونکہ دجال کی صفت میں یہ آیا ہے کہ وہ بحث میں دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔ آپ نے پھر کچھ نہیں فرمایا اور وہ چلا گیا۔ امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار چھپوایا اور اس میں یہ واقعہ بیان کیا کہ میں نے یہ الفاظ کہے لیکن باوجود اس کے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے کچھ روپے کی ضرورت ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے پندرہ روپے مجھے واپس خط میں ڈال کر بھیج دیئے۔ اس لئے میں یہ تو کہتا ہوں کہ آپ بہت سخی تھے

(رفقاء احمد۔ روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی صفحہ133)

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ ایک جلسہ میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک برہمو لیڈر (غالباً موز مدار بابو تھے) حضرت سے کچھ استفسار کر رہے تھے اور حضرت جواب دیتے تھے۔ اس اثناء میں ایک بدزبان آریہ آ گیا۔ اس نے حضور کے بالمقابل نہایت دل آزار اور گندے حملے کئے۔ وہ نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ آپ منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے جیسا کہ اکثر آپ کا معمول تھا کہ پگڑی کے شملے کا ایک حصہ منہ پر رکھ لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات صرف ہاتھ رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور خاموش بیٹھے رہتے تھے۔ وہ شور پشت بکتا رہا۔ آپ اس طرح پر مست اور مگن بیٹھے تھے کہ گویا کچھ ہو نہیں رہا یا کوئی نہایت ہی شیریں مقال گفتگو کر رہا ہے۔ برہمو لیڈر نے اسے منع کرنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی۔ حضرت نے ان کو فرمایا کہ آپ اسے کچھ نہ کہیں، کہنے دیجئے۔ آخر وہ خود ہی بکواس کر کے تھک گیا اور اُٹھ کر چلا گیا۔ برہمو لیڈر بے حد متاثر ہوا اور اُس نے کہا کہ یہ آپ کا بہت بڑا اخلاقی معجزہ ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 443 و 444)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں، کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے **جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں۔ کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے''۔**

(ملفوظات جلد دوم طبع جدید۔ صفحہ 132)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو'' یعنی جس کو غصہ آتا ہی نہیں'' تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 104۔ مطبوعہ ربوہ)

اب آخر پر حضرت مسیح موعود کے کچھ الہامات آپ کے سامنے رکھتا ہوں:۔

ایک الہام ہے (۔)۔ میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے اور وہ قوی اور غالب ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107)(تذکرہ۔ صفحہ 660. مطبوعہ 1969ء)

ایک دوسرا الہام ہے: ''یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ ''وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔'' (تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود بر اوراق کتاب تعطیر الانام)

(تذکرہ۔ صفحہ 660. مطبوعہ 1969ء)

(الفضل انٹرنیشنل 2مئی 2003ء)

دین سے محبت کا تقاضا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے (دین حق) کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں اور ایسا بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ (خدمت دین) کرنے کے قابل ہو سکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔'' (مطالبات صفحہ 28۔) (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سہ ماہی تقسیم انعامات اطفال

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی سہ ماہی دوم سال 2002-2003ء کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 21 مئی 2003ء بروز بدھ بعد عصر ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ خالد افتخار صاحب مہتمم اطفال پاکستان تھے۔ تلاوت عہد نظم کے بعد مکرم عبدالہادی طارق صاحب نائب ناظم اطفال ربوہ نے سہ ماہی کی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مہمان خصوصی نے اطفال کو نصائح کیں اور اعزاز پانے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے۔ حسن کارکردگی کے لحاظ سے اس سہ ماہی میں حلقہ دارالیمن وسطی سلام اول رہا جس کے منتظم اطفال آصف اقبال صاحب نے انعام وصول کیا۔ اختتامی دعا سے قبل مکرم حافظ عبدالقدوس صاحب ناظم اطفال ربوہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور ایدہ اللہ کا ایک آمدہ خط پڑھ کر سنایا۔ دعا کے بعد مہمانوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ تقریب کی حاضری 600 کے قریب تھی۔

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد عابد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے نانا جان مکرم شیخ سراج دین صاحب قادیانی مورخہ 13 مئی 2003ء بروز منگل وفات پا گئے۔ آپ بفضل اللہ موصی تھے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ساتھ دعوت الی اللہ کے لئے بھی جایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے سوگواروں میں چار بیٹے پانچ بیٹیاں اور ان کی نسل چھوڑی ہے۔ انصاراللہ کے 1983ء میں ہونے والے آخری اجتماع میں آپ باوجود اپنی پیرانہ سالی کے فیصل آباد سے سائیکل پر سوار ہو کر اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو انگوٹھی بطور انعام پہنائی تھی۔ 14 مئی 2003ء بعد از نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم راجا نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور آپ کی اولاد کو ان کی نیک یادیں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب دارالصدر غربی لطیف حال مقیم گلشن اقبال کراچی لکھتے ہیں کہ خاکسار کا چھوٹا بھائی مکرم قمر احمد بھٹی صاحب ابن منظور احمد سعید صاحب مرحوم (کالج والے) آف ککھانوالی ضلع سیالکوٹ سکنہ محلہ دارالصدر غربی لطیف ربوہ بعمر 34 سال مورخہ 20 مئی 2003ء بروز منگل کی صبح محلہ کے ایک گھر میں روم کولر مرمت کرتے ہوئے اچانک کرنٹ لگنے کی وجہ سے موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی ایک چھوٹی بچی عمر تقریباً چار سال ہے۔ مرحوم حضرت صوفی علی محمد صاحب مرحوم آف ککھانوالی رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم مبارک احمد شاد صاحب کارکن مال آمد کا داماد تھا۔ مرحوم کی نماز جنازہ 21 مئی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کی غمزدہ بیوہ اور بچی کا حامی و ناصر اور خود کفیل وسہارا ہو۔ اسی طرح دیگر لواحقین میں بوڑھی والدہ اور پانچ بھائیوں خاکسار کے علاوہ نصیر احمد بھٹی، عزیز احمد بھٹی، حمید احمد بھٹی اور محمد مقبول کارکن دفتر مشیر قانونی کو اس ناگہانی صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب رکشہ باڈی میکر ربوہ کے والد مکرم نیاز احمد صاحب کافی عرصہ سے بوجہ ٹی بی سخت بیمار ہیں اور اس وقت گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفایابی سے نوازے۔

مکرم عبدالقیوم صاحب کارکن شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کی بیٹی عطیۃ القیوم صاحبہ بعارضہ قلب بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بچی کی عمر 14 سال ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے ٹانسلز کا آپریشن ہوا ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی سالانہ تقریب انعامات

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی سالانہ تقریب انعامات مورخہ 22 مئی 2003ء نصرت جہاں اکیڈمی ہال میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی جناب پروفیسر محمد رفیق دلہلہ صاحب ڈائریکٹر سپورٹس فیصل آباد بورڈ تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبدالصمد قریشی صاحب نے مہمان خصوصی کا تعارف اور خوش آمدید کہا نیز سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اکیڈمی کا قیام 12 ستمبر 1987ء کو عمل میں آیا تھا۔ اللہ کے فضل سے اپنے قیام سے لے کر اب تک علمی ادبی اور کھیل کے میدان میں اس ادارے کے طلباء نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ضلع جھنگ میں امسال باسکٹ بال چیمپئن شپ جیتی جبکہ سوئمنگ میں فیصل آباد بورڈ کے چیمپئن ہونے کا اعزاز ملا۔ مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اور حاضرین سے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ یہاں پہنچنے سے قبل میرے تصور میں تھا کہ نصرت جہاں اکیڈمی ایک چھوٹا سا ادارہ ہوگا لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ یہ ادارہ اپنی سہولیات، عمارت اور بہترین کارکردگی کے لحاظ سے نہایت اہم ادارہ ہے۔ جہاں طلباء کی جسمانی، ذہنی اور روحانی تربیت کا اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور ادارے کی ترقی کے بارہ میں بتایا۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا۔ جو مکرم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب ڈائریکٹر ناصر فاؤنڈیشن نے کروائی۔

سانحہ ارتحال

مکرم مظفر الدین صاحب شالا مار ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ نور جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب بنت میاں محمد یعقوب مرحوم آف دارالنصر غربی ربوہ حال حلقہ شالامار ٹاؤن لاہور مورخہ 7 مئی 2003ء بروز بدھ بعمر 56 سال وفات پا گئیں۔ اگلے دن 8 مئی کی صبح ہانڈو گجر قبرستان میں مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ 1999ء سے تا وفات شالامار ٹاؤن کی صدر لجنہ تھیں۔ دعوۃ الی اللہ کا کام شوق سے کرتی تھیں۔ آپ محترم ڈپٹی شریف احمد صاحب مرحوم کی بھتیجی تھیں اور محترم میاں فتح دین صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی بہو تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔'' (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

مکرم زبیر احمد باجوہ صاحب کارکن الفضل کی بھانجی عزیزہ نصرت بعمر ساڑھے بارہ سال جو نصرت جہاں اکیڈمی کلاس چہارم کی طالبہ ہے اس کے دل کا آپریشن کراچی میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے اس کامیابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب نائب ناظم تعلیم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میری بڑی ہمشیرہ مکرمہ ذکیہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد صادق صاحب (سابق درویش قادیان) آف کوئٹہ حال ناظم آباد کراچی مورخہ 21 مئی 2003ء بروز بدھ بعمر 81 سال کراچی میں انتقال کر گئیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 22 مئی بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم انصاراللہ پاکستان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ محترم شیخ محمد لطیف صاحب ابن حضرت شیخ صاحب دین صاحب آف ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ کو قادیان میں ذکیہ صنعتی سکول قائم کرنے کا اعزاز حاصل ہوا تھا جس کا افتتاح حضرت اماں جان نے فرمایا تھا۔ کوئٹہ شہر اور ناظم آباد کراچی میں طویل عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)

معدہ و پیٹ کی تکالیف

تیزابیت، جلن، دردالسر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)	ٹنی بر Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل ''ٹنی بر'' خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	28۔مئی	زوال آفتاب	12-06
بدھ	28۔مئی	غروب آفتاب	7-09
جمعرات	29۔مئی	طلوع فجر	3-25
جمعرات	29۔مئی	طلوع آفتاب	5-02

بھارت کے ساتھ خفیہ اطلاعات کا تبادلہ ممکن ہے وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ مذاکرات سے ایک دوسرے پر اعتماد بحال ہو تو بھارت کے ساتھ دراندازی روکنے کیلئے خفیہ اطلاعات کا تبادلہ ممکن ہے۔ لاہور کے مقامی اخبار سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نظریاتی طور پر ہر بات ممکن ہے تاہم عملی طور پر باہمی اعتماد ویقین اور دوطرفہ سمجھ بوجھ کا ہونا لازمی ہے جو صرف مذاکرات کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتا ہے دونوں ملک مذاکرات کے ذریعے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور عملی طور پر وہ سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جو اس لمحے صرف نظریاتی طور پر ممکن ہے۔ پاکستان نے بھارت کی جانب سے پیش کردہ انٹیلی جنس معلومات کے مشترکہ نظام کی تجویز رد نہیں کی پاکستان کے پہلے ہی کئی دوست ممالک سے انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے کے معاہدے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ مذاکرات کے ذریعے مسائل اور معاملات کو درست کیا جاسکتا ہے۔ جب دونوں ممالک کے عوام اور حکومتوں کے درمیان اعتماد اور اعتبار بڑھ جائے تو ایسے مشترکہ نظام پر کام ہو سکے گا، پھر یہ کوئی غیر معمولی بات نہ ہوگی۔

بھارت کا "بارڈر مینجمنٹ مشن" بھارتی وزارت داخلہ نے دراندازی روکنے اور سرحدوں پر سیکیورٹی سخت کرنے کیلئے "بارڈر مینجمنٹ مشن" بنایا ہے بھارتی اخبار کے مطابق بھارتی وزیر برائے داخلہ امور آئی ڈی سوامی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ وزارت داخلہ نے داخلی سلامتی، سرحدی حفاظت مینجمنٹ اور انٹیلی جنس نیٹ ورک پر مستقل تین ورکنگ گروپ بنائے ہیں جن میں ماہر اور تجربہ کار افراد کو شامل کیا گیا ہے۔ سرحدوں پر باڑ لگانے کا کام 2007ء تک مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے حزب المجاہدین پر پابندی نہیں لگائی بلکہ ان کے ہتھیاروں کی نمائش پر پابندی لگائی ہے۔

پنجاب بجٹ میں عوام کو ریلیف دیں پنجاب اسمبلی میں حکومت اور اپوزیشن کے اراکین اسمبلی نے مجوزہ صوبائی بجٹ میں پانی کے ذخائر میں اضافہ امن وامان کو یقینی بنانے، معیاری تعلیم کے فروغ، صحت کی سہولتوں کی فراہمی اور بے روزگاری کے خاتمے کیلئے اقدامات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بجٹ کو روایتی بجٹ بنانے کی بجائے اسے حقیقی معنوں میں صوبہ کی بلا امتیاز ترقی اور عوام کی خدمت کا ذریعہ بنایا جائے تاکہ حکومتی کارکردگی بڑھے، عوام کا سسٹم اور سیاسی جماعتوں پر اعتماد بحال ہوگا۔ بجٹ میں عوام پر بوجھ لادنے کی بجائے ان کی ریلیف کا بندوبست کیا جائے۔

وادی لیپا میں بھارتی گولہ باری بھارتی فوج کی کنٹرول لائن پر وادی لیپا کی سرحدی آبادی پر بلا اشتعال گولہ باری سے ایک خاتون ہلاک جبکہ 2 زخمی ہو گئے۔ بھارتی گولہ باری سے 9 مکان تباہ ہو گئے۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے دشمن کی گنیں خاموش ہوگئیں۔

تعلیمی اداروں کو سہولیات کی فراہمی وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ تعلیم کے شعبے میں اساتذہ کی تربیت اور سپیشل بچوں کیلئے زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولتوں کی فراہمی ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ تعلیمی اداروں کو ضروری سہولت کی فراہمی کیلئے آئندہ تین برس میں 18۔ ارب روپے خرچ کرینگے۔ سرکاری رقوم کا ضیاع روکنے کیلئے مانیٹرنگ سسٹم قائم کر رہے ہیں۔

پنجاب میں گاڑیوں کے خلاف مہم چلانے کا فیصلہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں کیم جون سے نیلی بتی، کالے شیشوں اور مختلف رنگ کی نمبر پلیٹوں کے خلاف صوبائی سطح پر مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے!
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

بانجھ پن۔ شوگر۔ ہائی بلڈ پریشر کا بفضل تعالیٰ شافی علاج صرف ایک بار تشریف لائیں۔
الناصر ہومیو ہسپتال اینڈ سٹور
بالمقابل بیت الفضل۔ محلہ دارالفضل غربی ربوہ
فون 212004-212101-212698
Email:doctornasirshahzad@Yahoo.com
nashahzad@yahoo.com

نیز نوفراسٹ اینڈ ڈائرکٹ کول کی ریپئرنگ اینڈ ڈینٹنگ پینٹنگ کا کامیاب اور بہتر ادارہ
کچا بازار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211152

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH: 04524-213649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
214321 ... 212837

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔ لوڈ گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

داؤد آٹو سپلائی
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

لذیذ چرغہ ہاؤس
اہل ربوہ کی خدمت میں پیش پیش
چکن کڑاہی، چرغہ، سٹیم روسٹ، مٹن کڑاہی
چکن بھی چکن سیخی کباب روسٹ ران بھی دستیاب ہے۔
نیز چکن تکہ، بیف، سیخی کباب بھی دستیاب ہیں۔
214649

زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے کیڈٹ ساز اقامتی ادارہ۔ کمپیوٹر لیب فری
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ (سیالکوٹ)
مکمل انگلش، اردو میڈیم، ہوسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-210813

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیزرٹ کولر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29